# گورنر اسٹیٹ بینک کا کراچی چیمبر آف کامرس سے خطاب

## مورخہ 27 مارچ، 2017ء

خواتین وحضرات، السلام علیکم

کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا دورہ کرنا میرے لیے انتہائی مسرت کا باعث ہے۔ میں نے مختلف صوبائی دارالحکومتوں اور دیگر بڑے شہروں میں بھی چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز سے ملاقاتیں کی ہیں۔

FPCCI more than few times. Sorry for delaying visit to KCCI but many members of KCCI remain in touch with me.

گذشتہ ہفتے ہم نے کوئٹہ چیمبر آف کامرس کا دورہ کیا اور ایک ملاقات تمام بینکوں کے CEOs/Presidents سے بھی کی، جس میں بلوچستان میں کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے بینکوں کے کردار کو بڑھانے کی ہدایات جاری کیں۔ ہم نے وزیر اعلیٰ اور گورنر بلوچستان اور اسپیکر بلوچستان اسمبلی سے بھی ملاقات کی۔ اس سے قبل ہم کراچی میں FPCCI اور پشاور، لاہور اور ملتان کے چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نمائندوں سے بھی ملے۔ ان ملاقاتوں کا مقصد انڈسٹری اور عوام کو بینکاری سہولتوں کے حصول میں درپیش مخصوص مسائل کو سمجھنا اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے ہر ممکن تعاون فراہم کرنا تھا۔ میں نے بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ ان علاقوں میں کاروباری طبقے کے مسائل اور مشکلات جلد سے جلد حل کریں اور اس میں اپنے underwriting criteria پر کوئی سمجھوتہ نہ کرتے ہوئے ان مخصوص علاقوں کے زمینی حقائق کو بھی سامنے رکھیں۔

میرا KCCI کا آج کا دورہ بھی اسی پس منظر میں ہے۔ یہ چیمبر پاکستان کے سب سے بڑے شہر کا نمائندہ چیمبر ہے

اور چونکہ یہ چیمبر اور مرکزی بینک ایک ہی شہر میں ہیں لہٰذا میں آپ کو بتا تا چلوں کہ اس سلسلے کی ملاقاتیں وقتاً فوقتاً باقاعدگی سے جاری رہیں گی، اور اس ضمن میں سامنے آنے والے مسائل اور کیے جانے والے فیصلوں کا میں ذاتی طور پر follow up کروں گا۔

خواتین وحضرات،

ملک کے تجارتی مرکز میں ہونے کے باعث KCCI ملک کا اہم ترین چیمبر ہے۔ کراچی کے تجارتی مسائل حل کرنے میں proactive role ادا کرنے پر میں چیمبر کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

خواتین وحضرات،

میں یہ مانتا ہوں کہ گذشتہ دو تین برسوں سے law and order کی بہتر ہوتی ہوئی صورتحال اور توانائی کی دستیابی میں نمایاں بہتری کے بعد بینکوں نے معیشت کی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کا اندازہ مختلف معاشی indicators کی بہتری سے کیا جا سکتا ہے، مگر یقین کیجیے کہ اس حوالے سے ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے، خاص طور پر ان علاقوں کے لیے جو پسماندہ ہیں اور اب تک مالی خدمات سے محروم ہیں، تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ معاشی ترقی inclusive ہو، اور اس سے تمام stakeholders فائدہ اٹھا سکیں۔

خواتین وحضرات،

میں نے اپنی تقریر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصے میں، میں نہ صرف اسٹیٹ بینک کی اُن کوششوں کے بارے میں بتاؤں گا جن کا مقصد Priority Sectors کے لیے بینکاری خدمات کی فراہمی اور اُن میں بہتری لانا ہے، بلکہ ان شعبوں کو درپیش کم از کم ایک چیلنج کا بھی ذکر کروں گا۔ میری تقریر کا دوسرا حصہ KCCI سے میری توقعات پر مشتمل ہوگا۔

Private Sector Credit

سب سے پہلے تو میں پاکستان میں Private Sector قرضوں میں اضافے کی بات کروں گا جس میں صرف ایک سال میں 348 بلین روپے کا اضافہ ہوا جو کہ پچھلے سال 267 بلین روپے کا اضافہ تھا۔

میں Financial Inclusion سے اپنی بات شروع کروں گا۔ مرکزی بینک ہونے کے ناطے یہ موضوع میرے دل سے بہت نزدیک ہے۔ Financial Inclusion روزگار اور enterprise activities میں اضافہ کر کے inclusive economic growth میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دنیا کے بہت سے مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک نے بھی Financial Inclusion کو اپنا ایک بنیادی Strategic Vision قرار دیا ہے۔ حکومت پاکستان نے اسٹیٹ بینک کی مشاورت سے مئی 2015ء میں

National Financial Inclusion Strategy (NFIS)

کو formally adopt کیا۔ NFIS پاکستان میں universal financial inclusion کے حصول کے لیے ایک Vision اور ایسا framework اور roadmap فراہم کرتی ہے جس کا مقصد افراد اور کاروباری کمپنیوں تک معیاری مالی خدمات پہنچانا ہے۔

یہاں میں کچھ اُن key areas میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کرتا چلوں جن کا براہِ راست آپ سے تعلق ہے۔

SME Finance کے حوالے سے ہماری حکمت عملی میں دو باتیں شامل ہیں۔ پہلی تو enabling regulatory ماحول مہیا کرنا ہے جبکہ دوسری market development کرنا ہے۔ NFIS کے sectoral targets کے حوالے سے SME Finance جو کہ ابھی Private sector credit کا صرف 7 فیصد ہے، اسے 2020ء تک 15 فیصد تک بڑھانا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ کوئی آسان target نہیں ہے۔ لہٰذا، ہم سب کو

خوب محنت کرنی ہوگی۔ہم نے اس سلسلے میں عملی اقدامات کا آغاز کر دیا ہے۔اسٹیٹ بینک نے دسمبر 15ء میں

SME financing کے targets متعارف کرائے تھے۔آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ سالانہ

Outstanding SME Financing

305 ارب روپے سے بڑھ کر 400 ارب روپے ہو چکی ہے۔ مجھے یہ بتا کر بھی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ

Secured Transactions Act, 2016 کو پارلیمنٹ نے منظور کرلیا ہے۔اب اسٹیٹ بینک اور وِزارت

خزانہ ایک Electronic Secured Transactions Registry کے قیام کے لیے تعاون کر رہے

ہیں۔مجھے یقین ہے کہ اس registry کے قیام کے بعد SMEs اپنے movable assets پر

charge create کروا کے قرض حاصل کر سکیں گے۔اسٹیٹ بینک SME Associations، چیمبرز،

women entrepreneurs اور Academia کے تعاون سے awareness creation کے علاوہ

SME Finance Melas اور Expo/Seminar جیسی تقاریب کا بھی انعقاد کرتا ہے۔اس کے علاوہ ہم

نے SMEs کے حوالے سے SBP incentive schemes اور refinance schemes پر

booklets بھی مختلف stakeholders کو فراہم کیے ہیں۔اسٹیٹ بینک SMEs اور

rural enterprises کے لیے refinancing اور risk-sharing products بنانے میں صوبائی

حکومتوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔مثال کے طور پر حکومتِ سندھ کے

Sindh Enterprise Development Fund کے تعاون سے ہم نے سندھ میں

Rice Husking Mills کے لیے ایک ایسی refinance scheme کا آغاز کیا ہے جس میں

end user markup انتہائی کم یعنی 2.75 فیصد رکھا گیا جبکہ اس میں 30 فیصد کی risk sharing بھی دستیاب ہے۔

SME Finance میں اضافے کے باوجود سب سے بڑا چیلنج SME borrowers کی کم تعداد ہے، 27 لاکھ سے زائد SMEs میں سے تقریباً صرف ایک لاکھ 80 ہزار borrowers کو SME financing حاصل ہے۔ ہمیں اس میں بہتری کے لیے غیر روایتی انداز میں سوچنا ہوگا۔

خواتین وحضرات، اب میں زراعت کی طرف آؤں گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ زراعت پاکستان کی معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے، جس میں ملک کی تقریباً half labor force کام کرتی ہے، اور یہ شعبہ GDP میں 20 فیصد حصہ ڈالتا ہے۔ Government Priority کے مطابق اسٹیٹ بینک Formal Farmer Credit بڑھانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ زرعی قرضوں کی فراہمی کے سالانہ حجم میں بھرپور اضافہ ہوا ہے، مالی سال 2012ء میں یہ قرضے صرف 294 ارب روپے کے تھے جو کہ مالی سال 2016ء میں بڑھ کر 598 ارب روپے کے ہو گئے ہیں، یہ 100 فیصد سے زائد اضافہ ہے۔ 30 جون 2016ء تک 24 لاکھ Agri Borrowers کو بینکوں نے قرضے دیے۔ اسی طرح مالی سال 2017ء کے پہلے 8 ماہ (جولائی 2016ء تا فروری 2017ء) میں مالی اداروں نے 700 ارب روپے کے Agri Targets کے مقابلے میں 409 ارب روپے کے قرضے دیے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم چیلنج پسماندہ اور ایسے علاقوں تک زرعی قرضے کی فراہمی ہے، جہاں یہ سہولیات موجود نہیں۔ Agri credit کی geographic disparity کا تدارک کرنا ہوگا۔

خواتین وحضرات، اب میں financial inclusion کے ایک اہم component کی بات کروں گا جس کے حوالے سے پاکستان بہت کامیاب رہا ہے۔ ہمارا مقصد branchless banking کو فروغ دینا ہے تاکہ alternate delivery channel کے ذریعے ایک digital financial system قائم ہو اور ہر شخص اُس سے فائدہ اٹھا سکے۔ پاکستان میں 31 دسمبر 2016ء تک

تین لاکھ 60 ہزار branchless banking service providers کی تعداد 9 تھی جو ملک بھر میں اپنے تین لاکھ 60 ہزار سے زائد retail agents کے نیٹ ورک کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔ اس مارکیٹ میں اب بھی وسعت آرہی ہے، اور مزید بینک اس میں شامل ہونا چاہ رہے ہیں۔ میرے نزدیک branchless banking ماڈل میں اہم چیلنج یہ ہے کہ mobile valet کا استعمال بڑھایا جائے اور ایک Eco system تشکیل دیا جائے۔

خواتین وحضرات، میں شریعت سے ہم آہنگ اسلامی بینکاری میں کاروباری طبقے کی دلچسپی سے آگاہ ہوں۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری بتدریج بڑھ رہی ہے۔ اسلامی بینکاری کے Assets 31 دسمبر 2016ء کو 1,800 ارب روپے کے ہو چکے ہیں جو کہ total banking industry کا 11.7 فیصد ہے۔ اسی طرح اسلامی بینکاری کے ڈپازٹس 1,500 ارب روپے سے زائد کے ہیں جو کہ banking industry کا 13.3 فیصد بنتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں اسلامی بینکاری کے حوالے سے ایک اسٹڈی کروائی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں اسلامی بینکاری کی بہت demand ہے مگر ساتھ ہی یہ finding بھی سامنے آئی ہے کہ عوام میں اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری کے درمیان فرق کے بارے میں clarity نہیں ہے۔ اگرچہ اس سلسلے میں ہم نے کافی کوششیں کی ہیں مگر میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ یہ اس وقت اسلامی بینکاری کا ایک بڑا challenge ہے۔

خواتین وحضرات، اسٹیٹ بینک کی بہت سی concessional refinance schemes ہیں یہاں میں جن کے صرف نام لوں گا:

- Financing Facility for Modernization of SMEs 6 %
- Financing Facility for Storage of Agricultural Produce (FFSAP) 6 %
- Financing Scheme for Renewable Energy (FSRE) 6 %
- Long Term Financing Facility for Export Oriented projects 6 % (tex 5%)
- Export Finance Scheme (EFS) 3 %

- Credit Guarantee Scheme for Small & Rural Enterprises (CGS) 40% - 60%
- Credit Guarantee Scheme for landless and marginalized farmers

خواتین وحضرات، میں یہاں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ مرکزی بینک کی حیثیت سے ہم نہ صرف Financial Sector Stability پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں بلکہ value added industry کو competitive rates پر Export Refinance Facility بھی مہیا کررہے ہیں تاکہ Export oriented growth کو بڑھایا جاسکے۔ہمارے Export Refinance rates اور LTFF rates تاریخی سطح پر بہت کم ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب لوگ ان کم ریٹس کا فائدہ اٹھا کر ملک کی exports بڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

اس سلسلے میں ایک اہم قدم کے طور پر وفاقی حکومت نے export credit بڑھانے کے لیے اور ایکسپورٹرز کی cost of doing business کم کرنے کے لیے EXIM Bank قائم کیا ہے، تاکہ export credit guarantees اور insurance کی سہولتوں کے ذریعے risks کم کرنے میں اُن کی مدد کی جائے۔اسٹیٹ بینک EXIM Bank کے قیام میں وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے۔ چونکہ EXIM Bank پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے اس لیے ہمیں مطلوبہ مہارت پیدا کرنی ہوگی۔

خواتین وحضرات، میں پاکستان اور ایران کے درمیان smooth trade کی اہمیت سے آگاہ ہوں اور یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کررہا ہوں کہ اس سلسلے میں انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اور دونوں ملکوں کے مرکزی بینکوں کے درمیان ایک معاہدے پر بہت جلد دستخط ہوجائیں گے۔اس کے علاوہ افغانستان سے imports کو facilitate کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے contracts کی registration اور payments کا

طریقہ کار آسان بنا دیا ہے۔ registered contracts پر افغانستان سے زمینی راستے سے imports کے لیے بینکوں کے ذریعے shipping documents کی routing کی شرط ہٹا لی گئی ہے۔

KCCI agenda

1- Private Sector access to credit
2- Increase in financing to SME Sector
3- Enhancement of mobile / branchless banking
4- Induction of one member in the MPC?

KCCI کے معزز ارکان، اب تک تو میں ایسے بہت سے شعبوں کا ذکر کر چکا ہوں جہاں پیش رفت ہو رہی ہے، اب میں KCCI سے اپنی توقعات کا ذکر کرنا چاہوں گا:

(1) میں چاہوں گا کہ آپ اسٹیٹ بینک اور بینکوں کے ساتھ مل کر business community میں اسٹیٹ بینک کی اسکیموں کے بارے میں awareness پیدا کریں تاکہ ہماری schemes کے بارے میں تمام لوگ جان سکیں اور اُن سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ KCCI اس سلسلے میں ایک بہترین پلیٹ فارم کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

(2) چیمبر کے نسبتاً بڑے ارکان SMEs کو hand-holding کی خدمات مہیا کر سکتے ہیں۔ وہ SMEs کے لیے گارنٹی بھی دے سکتے ہیں۔ جہاں SMEs بڑے کاروباری اداروں کو خام مال فراہم کر سکتے ہیں وہاں SME supply chain finance بنائی جا سکتی ہے۔ بڑے زرعی کاروباری ادارے بھی اسی طرح کی سہولت چھوٹے اور بے زمین کاشت کاروں کو فراہم کر سکتے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ اس سلسلے میں آپ لوگ اور ہمارے SME department کے لوگ مل کر ایک لائحہ عمل طے کریں اور ہماری اگلی میٹنگ سے قبل ہی اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے۔

(3) اسلامی بینکاری کے بارے میں عام لوگوں تک آگاہی پھیلانے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔

(4) Export branding

(5) پرچی settlement سسٹم کو discourage کریں۔

خواتین وحضرات،

آخر میں، میں آپ کو یقین دلانا چاہوں گا کہ اسٹیٹ بینک ایک عام فرد اور کاروباری طبقے تک Banking Services پہنچانے کے سلسلے میں کراچی چیمبر کو ہر ممکن تعاون فراہم کرے گا۔ میں، KCCI میں مدعو کیے جانے پر ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ نگہبان۔

* * *